سوال

شت زنی کا حکم 74

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ی ہوں اور کچھ عرصہ سے ایک عادت بدمشت زنی میں بتلا ہوگیا ہوں اور بعض دفعہ میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے اور میں شرمندگی بھی محسوس کرتا ہوں حالانکہ میں نمازیں بھی پابندی سے ادا کرتا ہوں۔ اسے چھوڑنا بھی چاہتا ہوں لیکن پھر بھی ترک نہیں کرتا۔ میری صحیح راہنمائی فرمائیں کہ کیا شریعت میں اس کی کوئ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

، عادت بد کا آپ نے ذکر کیا ہے، یہ شرعاً بالکل حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قد أفلح المؤمنون ١ الذین ہم فی صلاتہم خشعون ٢ والذین ہم عن اللغو معرضون ٣ والذین ہم للزکوٰة فعلون ٤ والذین ہم لفروجہم حفظون ٥ إلا علیٰ أزوٰجہم أو ما ملکت أیمٰنہم فإنہم غیر ملومین ٦ فمن ابتغیٰ وراء ذٰلک فأولٰئک ہم العادون ٧... سورة المؤمنون

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی (1) جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں (2) جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں (3) جو زکوٰة ادا کرنے والے ہیں (4) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (5) بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں (6) اس کے سوا کچھ اور چا

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی کی مدح کی ہے جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی خواہش کو پورا کرنے کا کوئی غیر شرعی طریقہ اختیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے خواہش کو پورا کرنے کے لیے دو جائز مقامات کا ذکر کیا ہے، ایک بیوی اور دوسری باندی۔ اور پھر فرمایا: "ان کے علاوہ کوئی اور ر

ثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

، الإمام الشافعی رحمہ اللہ ومن وافقہ علی تحریم الاستمناء بالید بہذہ الایة الکریمة { والذین ہم لفروجہم حافظون ٥ إلا علیٰ أزواجہم أو ما ملکت أیمانہم } قال فہذا الصنیع خارج عن ہذین القسمین "(تفسیر ابن کثیر 3/264)

للہ علیہ نے اور جنھوں نے ان کی موافقت کی ہے اس آیت کریمہ (جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ماسوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے) سے استدلال کیا ہے کہ مشت زنی حرام ہے اس لیے کہ یہ عمل ان دونوں قسموں (بیوی، باندی) سے خارج ہے۔"

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"فلا یحلّ العمل بالذکر إلا فی الزوجة أو فی ملک الیمین، ولا یحلّ الاستمناء واللہ اعلم "(احکام القرآن للشافعی ص : وکتاب الام 5/129)

ندی کے سوا شرمگاہ کا استعمال حلال نہیں۔ اور نہ ہی مشت زنی حلال ہے۔"

زیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

ت مالکا عن الرجل یجلد عمیرة، فتلا ہذہ الآیة والذین ہم لفروجہم حافظون......)"

(احکام القرآن لابی بکر ابن العربی 3/1310 وتفسیر قرطبی 12/71)

ۃ اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے آدمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی (جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔)۔"

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اعلم أنہ لا شک فی أن آیة { قد أفلح المؤمنون } [المؤمنون : 1] ہذہ التی ہی (فمن ابتغیٰ وراء ذٰلک فأولٰئک ہم العادون) تدل بعمومہا علی منع الاستمناء بالید المعروف، بجلد عمیرة، ویقال لہ الخضخضة، لأن من تلذذ بیدہ حتی أنزل منیہ بذلک، قد ابتغی وراء ما أحلہ اللہ، فہو من العادین بنص ہذہ الآیة الکریمة "(اضواء البیان 0

ۓ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سورۃ مومنون کی مذکورہ آیت کریمہ اپنی عمومیت کے اعتبار سے مشت زنی جو جلد عمیرہ کے نام سے معروف ہے اور اسے خضخضہ بھی کہا جاتا ہے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ اس لیے کہ جس شخص نے اپنے ہاتھ سے لذت حاصل کی حتیٰ کہ اس طرح اس کی منی نکل آئی تو اس ۔

زید فرمایا :

"وہذا العموم لا شک أنہ یتناول بظاہرہ ناکح یدہ، وظاہر عموم القرآن لا یجوز العدول عنہ إلا لدلیل من کتاب، أو سنة یجب الرجوع إلیہ، أما القیاس المخالف لہ فہو فاسد الاعتبار "(اضواء البیان 5/771)

ئ شبہ نہیں کہ یہ عموم اپنے ظاہری اعتبار سے مشت زنی کرنے والے کو شامل ہے اور قرآن کے ظاہر سے اس وقت تک نکلنا جائز نہیں جب تک کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہو جس کی طرف لوٹنا واجب ہو۔ بہر حال جو قیاس اس کے مخالف ہو تو اسے فاسد سمجھا جائے گا۔"

ہ اور ائمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہ کی ان توضیحات سے واضح ہوگیا کہ مشت زنی حرام اور حدود اللہ سے تجاوز کرنا ہے لہذا اس عادت بد سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جہاں شرعاً یہ اسلام ہے طبی طور پر اس کے بڑے نقصانات ہیں یہ کئی امراض کا سبب بنتی ہے اس سے نظر کی کمزوری بھی آتی ہے اور مردمی امتیازات بھی ؛

نکم الباءة فلیتزوج، فإنہ أغض للبصر، وأحصن للفرج، ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم، فإنہ لہ وجاء"

(صحیح بخاری کتاب النکاح (5066) صحیح مسلم کتاب النکاح 2/1019 (1400)

وانوں کی جماعت جو تم میں سے اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرے یہ نگاہ کو پست رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کے لیے ہے اور جسے نکاح کی طاقت نہ ہو، وہ روزے رکھے۔ یہ اس کے لیے خصی کرنا ہے۔"

ے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی اپنی شہوت کی تسکین کے لیے نکاح جیسے پاکیزہ فعل کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ انسان کو خصی کر دیتا ہے یعنی اس کی شہوت کو توڑتا ہے ان شاء اللہ جو آدمی اس علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور شفا بخشے گا اور اپنی شرمگاہ کی حفا

ن یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ أضمن لہ الجنۃ))

(شرح السنۃ باب حفظ اللسان 14،313 صحیح بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان (6474) وکتاب المحاربین باب فضل من ترک الفواحش (6807) ترمذی (2416)3385 بیہقی 8/116) ابن حبان (5701) طبرانی (5960)

، زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

ا اس نبوی نسخہ پر عمل پیرا ہو کر زبان و شرمگاہ کی حفاظت کر کے جنت کے حصول کے لیے کوشاں ہونا چاہیے اور بدکردار لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے اجتناب کیا جائے۔ اچھے افراد کی مجلس اختیار کی جائے جہاں نیکی اور تقویٰ کی گفتگو ہو تاکہ وساوس شیطانی سے اجتناب کیا جا سکے جو شخص اس عادت خبیثہ کو ترک :

ریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

عن أسامۃ بن شریک قال: قالت الأعراب: یا رسول اللہ ألا نتداوی، قال: نعم یا عباد اللہ تداووا فإن اللہ لم یضع داء إلا وضع لہ شفاء"

(ترمذی کتاب الطب (2045) الادب المفرد (291) ابوداود کتاب الطب (3855) ابن ماجہ کتاب الطب (3436) مسند حمیدی (824) طبرانی کبیر (469) مسند طیالسی (1232) بیہقی 9/343 شرح السنہ (3226)

للہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اے اللہ کے بندو علاج کرو یقیناً اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے۔"

رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما أنزل اللہ داء إلا أنزل لہ شفاء" (بخاری کتاب الطب (5678)

لیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے شفاء بھی اتاری ہے۔"

لہذا کسی صحیح و اچھے طبیب سے رابطہ کر کے دوا بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ فٹ پاتھوں پر بیٹھے ہوئے جاہل و فراڈیے قسم کے لوگوں سے اجتناب کیا جائے یہ لوگ نوجوان نسل کو بگاڑنے میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ علاج کروانے کے لیے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو حرام نہ ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

۔کتاب الادب۔ صفحہ نمبر 5792

محدث فتویٰ